اسلامی تحقیقات کی ضرورت

محمد سعود

اسلامی تحقیقات کا نام سنکر بہت سوں کے ذہنوں میں یہ سوال ابھرتا ہے اور وہ اس کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ اسلام تو جو کچھ ہے اس کی وضاحت چودہ سو سال پہلے ہو چکی اب اتنی صدیاں گذرنے کے بعد اس میں کیا تحقیقات کی جائیں گی۔ یہ مضمون درحاصل اسلامی تحقیقات کے ضمن میں اسی سوال کا جواب دینے کی ایک کوشش ہے۔

یہ امر تو مسلّم ہے کہ اسلام ایک دینِ کامل ہے اور وہ انسان کو نظریۂ حیات کے ساتھ عملی زندگی کے ضابطے بھی فراہم کرتا ہے یہ بھی مسلّم ہے کہ انسانی سوسائٹی تغیر پذیر ہے انسان کی روح تجسس، اس کے مشاہدات و تجربات اور خواہشات کی بنا پر نئی نئی ایجادات اور دریافتیں ہوتی رہتی ہیں۔ نئے نئے رسم ورواج تشکیل پاتے ہیں۔ نتیجتاً مختلف النوع اداروں کا قیام عمل میں آتا ہے۔ طرح طرح کے نظام بنتے ہیں۔ ایسے تغیرات کے بارے میں اسلام کا مطمحِ نظر معلوم کرنا ضروری ہے۔ اسلام کا مطمحِ نظر معلوم کرنے کی یہ کوشش تحقیقات اسلامی کے زمرے میں آتی ہے۔

دورِ جدید میں سائنسی اور طبی انکشافات نے خاص طور سے نئے مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ جن کا حل اسلام کی روشنی میں تلاش کرنا ضروری ہوگیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص خلاء میں زمین کے گرد چکر لگا رہا ہے، چاند پر اترا ہے یا وہ آواز سے زیادہ تیز رفتار جہاز میں سفر کر رہا ہے تو ان صورتوں میں وہ سمت قبلہ اور نماز روزہ کے اوقات کا تعین کیسے کرے۔ ایک پائلٹ یورپ سے امریکہ کی طرف ہوائی جہاز اڑاتے ہوئے بحر اوقیانوس

کو عبور کرتا ہے۔ جو مسلسل آٹھ نو گھنٹے کی اڑان ہے۔ درمیان میں نماز کے اوقات آتے ہیں۔ اب وہ نماز کس وقت ادا کرے۔ طبی ترقیوں نے بعض سوالات پیدا کردیئے ہیں۔ انسانی یا حیوانی اعضاء کی پیوند کاری اب ممکن ہوگئی ہے۔ آئے دن ہسپتالوں میں ہونے والے ایسے آپریشنوں کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ نابیناؤں کی آنکھیں نکال کر ان کی جگہ بینا انسانوں کی آنکھیں لگا دی گئیں۔ یا ایک انسان کا دل دوسرے انسان میں پیوست کردیا گیا۔ یا کسی جانور کا پھیپھڑا کسی انسان میں لگا دیا گیا۔ اس کے علاوہ یہ طبی نظریہ کہ ایک لا علاج مہلک مرض میں مبتلا انسان کو اس وقت تک کے لئے منجمد کردیا جائے جب تک کہ اس بیماری کا علاج دریافت نہ ہو۔ بہرحال کتنے ہی ایسے مسائل ہیں جو بالکل نئے ہیں اور جن پر اسلامی نقطۂ نظر سے غور کرنا ضروری ہے۔

اب ملکی قانون کی طرف آیئے، دستور پاکستان کی رو سے ملک کا کوئی قانون اسلام کے خلاف نہیں ہوگا۔ اس اعلان کے بعد یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اسلامی قانون موجودہ تقاضوں کے مطابق دفعات کی شکل میں مرتب کیا جائے[۱] تاکہ، عدالتوں میں آسانی سے اس پر عملدرآمد ہوسکے۔ قانون کو تفصیل کے ساتھ دفعات کی شکل میں مرتب کرنے کا کام بھی اسلامی تحقیق کا ہی ایک حصّہ ہے۔

دنیا میں اِسلام ایک جداگانہ ملّت ہے اور کفر اس کے متضاد ایک دوسری ملّت ہے۔ مسلمانوں کے عقائد، زندگی کے اصول اور ضابطے عام طور پر غیر مسلموں سے الگ ہیں لہذا اس کے نتیجے میں مسلمانوں کا جو تمدن پیدا ہوتا ہے وہ بھی الگ ہے جو ان کے قومی تشخّص کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اگر ہمیں اس قومی تشخّص کو اجاگر کرنا

---

[۱] اس مقصد کے لئے ادارۂ تحقیقات اسلامی میں کئی سال سے کام ہو رہا ہے اور مجموعۂ قوانین اسلام، کے نام سے یہاں کے ایک اعزازی پروفیسر ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن نے چند جلدیں مرتب کی ہیں ایسی ہی ایک کوشش اس سے پہلے اورنگ زیبؒ کے دور میں ہوئی تھی جبکہ فتاوٰی عالمگیری شائع ہوا۔

ہے تو اس کے لئے بھی تحقیقات کا کام لازمی ہے ۔ اس قسم کی تحقیقات کو بھی اسلامی تحقیقات ہی کا نام دیا جائے گا ۔

غیر مسلموں کے ساتھ میل جول سے یا بعض صورتوں میں ان کے تسلط میں رہنے سے بہت سے نظریات رسم و رواج اور معاشرت کے دوسرے طریقے حتیٰ کہ تصوّف کی بہت سی باتیں بھی غیر مسلم اقوام سے مسلمانوں میں آگئیں جن میں سے بہت سی باتوں کو ناواقفیت کی بناپر اسلامی سمجھ لیا گیا ہے ، خصوصاً ان چیزوں کو جو باپ دادا سے چلی آرہی ہیں۔ یہی صورتِ حال برصغیرِ پاک و ہند کے مسلمانوں کو ہندؤں کے ساتھ میل جول اور انگریزوں کے زیر تسلط رہنے سے پیش آئی ۔مغربی تہذیب سے جو کچھ مسلمانوں میں آیا ۔ وہ سب پر ظاہر ہے ۔ ہندؤں سے بھی بہت کچھ مسلمانوں میں آیا ۔ مثلاً شادی کے موقع پر لڑکے والے لڑکی کے گھر میں میوہ بھیجتے ہیں لیکن یہ سمجھے بغیر کہ یہ رسم کیوں کی جاتی ہے ۔

ہندؤں میں میوہ اولاد کے لئے فالِ نیک ہے اس لئے وہ ایسا کرتے ہیں ۔اس کے علاوہ لڑکی رخصت ہوکر آتی ہے تو ایک چھوٹے سے بچے کو اس کے گھٹنوں پر بٹھا دیتے ہیں۔ یہ بھی اولاد کے لئے نیک شگون کے طور پر کیا جاتا ہے ۔ ایسی بے شمار مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں ۔ان میں سے بعض بالکل اسلامی عقائد کے خلاف ہیں ۔ ، مولانا اشرف علی تھانویؒ نے ایک کتاب بعنوان " اصلاح الرسوم " تحریر کی جس میں مختلف رسموں کی برائیاں بتاکر ان کے خاتمے کی کوشش کی گئی تھی ۔ ایک صاحب نے اس کو دیکھکر اپنے خط میں لکھا کہ مولانا آپ نے یہ کتاب لکھ کر احسان کیا ۔ ہمارے باپ دادا کی رسمیں یاد دلا دیں ۔ اب ہم ان کو دوبارہ شروع کریں گے ۔

مختلف تاریخی وجوہ کی بناپر یہ بھی ہوا کہ اردو اور بہت سی دوسری زبانوں میں بعض عربی الفاظ و اصطلاحات کا مفہوم بدل گیا ۔مثلاً عبادت اور توکل ۔ بہت سوں نے صرف نماز اور تسبیح کو عبادت سمجھ لیا حالانکہ زندگی کا ہر عمل جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور رسول ﷺ

صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہو عبادت ہے۔ اسی طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے اور اسباب کو ترک کرکے کام کو محض اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینے کو توکل قرار دے لیا گیا ہے جبکہ توکل نام ہے اسباب کو اختیار کرکے نتیجے کو اسباب کے پیدا کرنے والے پر چھوڑ دینے کا۔ الفاظ و اصطلاحات کے اس طرح بدلے ہوئے مفہوم نے بہت سے مسلمانوں میں یا تو بے عملی پیدا کردی یا ان کو صحیح راہِ عمل سے بھٹکا دیا۔ اسلامی تحقیق کے مقاصد میں یہ بھی شامل ہے کہ تحقیقات کرکے ان الفاظ کے صحیح اسلامی مفہوم متعین کئے جائیں۔

اسلام نے تاریخ انسانی میں کیا کردار ادا کیا ہے اور انسانی تمدّن پر وہ کس کس طرح اثر انداز ہوا ہے۔ بعض قوموں کی توہم پرستی اور ان کی خطرناک رسوم کا کیسے خاتمہ کیا، جیسے ہندوستان میں ستی کی رسم کا خاتمہ جس کے مطابق ہندو عورت کو اس کے شوہر کے مرنے پر شوہر کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا تھا۔

اسلام غیر اقوام کے نظریات و عقائد پر کیسے اثر انداز ہوا۔ اسلامی تعلیمات کے اثر سے کون کون سے نئے علوم پیدا ہوئے اور کس طرح دنیا ماقبل سائنس دور سے سائنسی دور میں داخل ہوئی۔ مسلم علماء اور سائنسدانوں نے کیا کیا کارنامے انجام دیئے یورپ کی نشاۃ ثانیہ میں مسلمانوں کا کیا حصّہ ہے۔ مسلمانوں کے بعض علمی کارناموں اور سائنسی دریافتوں کو اہلِ یورپ نے کس طرح اپنی طرف منسوب کیا حتیٰ کہ اس سائنسی اسلوب (SCIENTIFIC METHOD) کو بھی جس کی بدولت سائنسی ترقی ممکن ہوسکی۔ ان سب امور پر اگرچہ کچھ نہ کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن ابھی بہت کچھ تحقیق کی ضرورت باقی ہے۔

مسلمانوں کے بعض گروہوں نے ایک دوسرے کے خلاف تعصب کی بنا پر اور غیر مسلموں نے مذہبی اور سیاسی تعصبات کی بنا پر مسلمانوں کی تاریخ کے بعض ادوار کو یا پوری تاریخ کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ عیسائی مستشرقین نے یہ عام تاثر دیا

ہے کہ مسلمانوں کی تاریخ مار دھاڑ کی تاریخ ہے ۔ اس کے علاوہ اسلامی تاریخ کے بہت سے واقعات ایسے ہیں جن میں مورخین یا بعض گروہ اختلاف رائے رکھتے ہیں ان کی تنقیح کے لئے بھی تحقیق کی ضرورت ہے اپنے اسلاف کے کارناموں کو سامنے لاکر مسلمانوں کے دلوں سے احساس کمتری دور کرنا اور آئندہ ہر قسم کی ترقی کے لئے محرکات فراہم کرنا اور مسلمانوں میں خود اعتمادی پیدا کرنا بھی محققین کے فرائض میں سے ہے ۔ اور اس کے لئے بھی انہیں تحقیق کرنی چاہیئے ۔

اسلامی تحقیقات کا ایک نہایت ہی اہم میدان غیر مسلم خصوصاً عیسائی اور یہودی مستشرقین کی اسلام دشمن تحریروں اور تقریروں کا جواب فراہم کرنا اور ان کا توڑ کرنا ہے ۔ عیسائی ہمیشہ ہی سے مسلمانوں کو اپنا حریف سمجھتے ہیں اور مسلمانوں سے نفرت کے ساتھ ساتھ ان سے خائف بھی رہتے ہیں ۔ ان کے خوف کی وجہ مسلمانوں کا وہ دین ہے جس کے احکام پر پوری طرح عمل پیرا ہوکر مسلمان کسی وقت بھی ایک ناقابلِ تسخیر قوت بن سکتے ہیں ۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے متوقع مکمل اتحاد یعنی مسلم بلاک سے بھی غیر مسلم اقوام خوفزدہ رہتی ہیں ۔ بلاشبہ مستشرقین نے مسلمانوں کی بہت سی کلاسیکی کتابیں مرتب کرکے شائع کی ہیں جو ایک قابلِ قدر کارنامہ ہے لیکن اپنی تحریروں میں ان کا مقصدِ تحقیق اسلامی تعلیمات کو مسخ کرکے پیش کرنا ہوتا ہے ۔ تاکہ مسلمان اپنے دین میں شک کرنے لگیں اور اس طرح اپنے منبع قوت، دین اِسلام سے برگشتہ ہوکر اپنی قوت کھو بیٹھیں ۔

جنگ عظیم دوم کے بعد امریکہ اور یورپ میں اسلام کے متعلق بہت سے تحقیقی شعبوں کا قیام عمل میں آیا ہے اور اب مستشرقین کی تحریریں کسی نہ کسی مسلم ملک میں تجدد (MODERNISM) کی تحریک کو سرگرم عمل دکھانے کے لئے وقف ہیں ۔ ان تحریروں میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اسلام کو چھوڑ کر مغربی تہذیب کو اپنانے سے ہی موجودہ دور میں مسلم ممالک ترقی کرسکتے ہیں ۔ مثال کے طور پر ندف سیفرن (NADAU SAFREN) کی کتاب کو لیجئے جس کا نام ہے ۔ " مصر ایک سیاسی گروہ کی تلاش میں " بقول مصنف

کے اس نے اس کتاب میں مصر کے ذہنی اور سیاسی ارتقاء کا تجزیہ پیش کیا ہے۔ مصنف نے اپنی تحقیق کی بنیاد اس گمراہ کن مفروضے پر رکھی ہے کہ غیر مغربیوں کا مغربیت کو اپنانا تاریخ کے ارتقائی عمل کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ وہ اسلامی تعلیمات کو مسلمانوں کی پستی، بدعملی اور کمزوری کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے اور اسلام کو عربی، بازنطینی، فارسی، نسطوری اور یہودی قوانین کا ایک غیر مربوط آمیزہ قرار دیتا ہے۔ اس کے نزدیک اسلام توہمات کا مجموعہ اور ناقابل عمل مذہب ہے۔ وہ مصری شخصیات میں صرف احمد مصطفیٰ السیّد کی تعریف کرتا ہے جس کا تعلق انیسویں صدی سے ہے اور جو مصری قوم پرستی، سیکولرزم اور مکمل مغربیت کا حامی تھا۔ وہ اپنے ہم وطنوں کو اسلام اور داعی اسلام کے بجائے فراعنۂ مصر سے تعلق جوڑنے کی تلقین کرتا تھا۔ غرضیکہ پوری کتاب لغویات سے پُر ہے۔ اس قسم کی گمراہ کن تحریروں کا جواب فراہم کرنا بھی اسلامی تحقیقات کا متقاضی ہے۔

اِسلامی تحقیقات کے سلسلے کی ایک بنیادی بات توجہ طلب ہے اور وہ ہے روحِ تحقیق۔ ایک دور تھا جبکہ اسلامی تعلیمات کے زیرِ اثر مسلمانوں میں تحقیق و تلاش کا ایک زبردست جذبہ پیدا ہوگیا تھا۔ قرآنِ کریم نے ایک طرف تو قرآنِ کریم پر غور و فکر کی دعوت دی ہے اور دوسری طرف مشاہدۂ کائنات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تاریخ سے درسِ عبرت حاصل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ جو لوگ اپنے قلوب اور حواس کو غور و فکر اور مشاہدے کے لئے استعمال نہیں کرتے ان کو جہنم کا ایندھن بتایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے غافل لوگ لازمی طور پر زندگی کی غلط راہ پر گامزن ہو جائیں گے جس کا انجام دنیا اور آخرت دونوں میں مصائب کی صورت میں ہی ظاہر ہوسکتا ہے۔

جو لوگ بغیر سوچے سمجھے اپنے باپ دادا یا کسی اور کے طریقے پر محض اس لئے چلتے ہیں کہ وہ ان کے لئے محترم تھے اور حق کی تلاش نہیں کرتے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہیں۔ اسلامی تحقیق کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس قسم کا اسلامی مواد فراہم کرکے مسلمانوں میں روح حرّیت اور جذبۂ تحقیق پیدا کیا جائے۔

آخر میں ہم اسلامی تحقیق کے ایک اور نہایت اہم موضوع کی طرف آتے ہیں اور وہ ہے ان طریقوں کی تحقیق جن کو اختیار کرکے اسلامی تعلیمات سے ہر فردِ ملت کو مؤثر طور پر روشناس کرایا جاسکے۔ اور غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچایا جاسکے۔ خواہ یہ کام تعلیمی، اداروں سے متعلق ہو یا پریس۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعے انجام پائے یا مبلغین کی صورت میں یا کسی اور طریقے سے۔

غرضیکہ مسلمانوں میں روحِ تحقیق پیدا کرنا۔ اسلامی تعلیمات کا مہیا کرنا۔ تاریخ انسانی میں اسلام کا کردار معلوم کرنا۔ مسلمانوں کی تاریخ کا تجزیہ کرکے اسے از سر نو مرتب کرنا۔ اپنے قومی تشخص کو دریافت کرنا۔ اسلام کی اشاعت کرنا اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرانے کے طریقے معلوم کرنا وغیرہ مختلف موضوعات ہیں جن پر کام کرنے کے لئے اسلامی تحقیقات کی ضرورت ہے۔